خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ
28- اکتوبر 1995ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
خطبہ نمبر 27
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 45-80 نمبر 242 | ہفتہ ' 28 اخاء 1374 ہش ' 28 - اکتوبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے آپ کو گناہوں سے پاک صاف کرنے کی دعا کرنی چاہئے

یاد رکھو کہ سب سے اول اور ضروری دعا یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو گناہوں سے پاک صاف کرنے کی دعا کرے۔ ساری دعاؤں کا اصل اور جز یہی دعا ہے کیونکہ جب یہ دعا قبول ہو جاوے اور انسان ہر قسم کی گندگیوں اور آلودگیوں سے پاک صاف ہو کر خدا تعالیٰ کی نظر میں مطہر ہو جاوے تو پھر دوسری دعائیں جو اس کی حاجات ضروریہ کے متعلق ہوتی ہیں وہ اس کو مانگنی بھی نہیں پڑتیں وہ خود بخود قبول ہوتی چلی جاتی ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

میں سچ کہتا ہوں کہ جب انسان نفسِ امّارہ کے پنجہ میں گرفتار ہونے کے باوجود بھی تدبیروں میں لگا ہوا ہوتا ہے تو اس کا نفسِ امّارہ خدا تعالیٰ کے نزدیک لوامہ ہو جاتا ہے اور ایسی قابل قدر تبدیلی پالیتا ہے کہ یا تو وہ امّارہ تھا جو لعنت کے قابل تھا اور یا تدبیر اور تجویز کرنے سے وہی قابل لعنت نفسِ امّارہ نفسِ لوّامہ ہو جاتا ہے جس کو یہ شرف حاصل ہے کہ خدا تعالیٰ بھی اس کی قسم کھاتا ہے۔ یہ کوئی چھوٹا شرف نہیں ہے۔ پس حقیقی تقویٰ اور طہارت کے حاصل کرنے کے واسطے اوّل یہ ضروری شرط ہے کہ جہاں تک بس چلے اور ممکن ہو تدبیر کرو اور بدی سے بچنے کی کوشش کرو۔ بدعادتوں اور بد صحبتوں کو ترک کر دو۔ ان مقامات کو چھوڑ دو جو اس قسم کی تحریکوں کا موجب ہو سکیں جس قدر دنیا میں تدابیر کی راہ کھلی ہے اس قدر کوشش کرو اور اس سے نہ تھکو نہ ہٹو۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 202)

رحمی رشتوں کے حقوق ادا کرنا رحمان سے تعلق مضبوط کرنے کے مترادف ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

رحم کے رشتے ایک موقع تک تو ایک شاخ' ایک رستے پر چلتے ہیں۔ پھر آگے جا کر ان کا جوڑ دوسرے رستوں سے ہو جاتا ہے اور پھر دو شاخہ بن کے آگے بڑھتے ہیں لیکن ان کا ایک دوسرے سے مسلسل رابطہ رہنا چاہئے گویا رحم کے نئے تقاضے جو ہیں ان کو بھی انسان ہمیشہ پورا کرتا رہے۔ یہ جو دو شاخہ بنتا ہے یہ شادی کے نتیجے میں ہوتا ہے۔ شادی سے پہلے ایک لڑکی اپنے گھر میں اپنی ماں کے حقوق ادا کر رہی ہے اور رحم کے تعلق سے اس کا اپنے ماں باپ سے بھی تعلق قائم ہوتا ہے اور رحمی تعلق سے مراد صرف ماں کا رشتہ نہیں ان کا اپنے باپ سے بھی تعلق قائم ہوتا ہے اور رحمی تعلق سے مراد صرف ماں کا رشتہ نہیں بلکہ باپ کا رشتہ بھی ہے' احادیث سے یہ بات قطعی طور پر ثابت ہے۔ پس رحم کے ذریعے اس کا تعلق اپنے باپ سے ہے' اپنی ماں سے ہے' اپنے بھائیوں سے ہے' اپنی بہنوں سے ہے' اپنی پھوپھیوں سے ہے' اپنے چچاؤں سے ہے' اپنے ماموؤں سے ہے' یہ سارے رشتے اس کے چل رہے ہیں۔ اور ان سب رشتوں کے حقوق ادا کرنا رحمان سے اپنے تعلق کو مضبوط کرنے کے مترادف ہے۔ جہاں آپ نے ان حقوق کو نظر انداز کیا' ان سے بے اعتنائی کی اور گستاخانہ رویہ اختیار کر کے آپ نے اپنے تعلق کو ان رشتوں سے کاٹا۔ آپ کو خدا نے بہتر توفیق دی ہے' ان میں سے کچھ غریب ہیں' کچھ کمزور ہیں' کچھ بے حیثیت ہیں' ان سے آپ نے کسی معنے میں بھی تکبر کا رویہ اختیار کیا تو یہ ساری وہ باتیں ہیں جو رحمان خدا سے آپ کا تعلق کاٹنے والی ہیں۔ یہ معنی ہیں شاخ کے۔ یہ رحمان سے ہر صفت رحم کی نکلی ہے اور اس کا دنیا میں سب سے اہم مظہر رحم مادر ہے جس سے آگے بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پس خدا کے رحمان نام سے خود کوئی بچہ پیدا نہیں ہوتا مگر وہ صفت رحمانیت پر تو کرتی ہے' پرتو ڈالتی ہے اپنا' اور ایک رحمان سے مشابہ وجود یعنی ماں پیدا ہو جاتی ہے۔ تو اس کے رحم سے جو تعلق کاٹتا ہے گویا وہ خدا سے تعلق

باقی صفحہ 7 پر

سانحہ ارتحال

○ مکرم ملک محمد ممتاز صاحب امیر ضلع چکوال 23- اکتوبر 95ء کو راولپنڈی میں بعارضہ قلب وفات پاگئے۔ ان کی میت آبائی گاؤں دوالمیال لائی گئی ربوہ سے ایک وفد ان کے جنازہ میں شمولیت کے لئے دوالمیال گیا۔ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ موصوف نہایت نیک متقی اور ہمدرد انسان تھے۔ جماعتی خدمات میں پیش پیش رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔

وصول شدہ رقم کی فوری ترسیل

○ تحریک جدید کا چندہ وعدوں کے مطابق سو فیصد وصول فرمائیں اور رقم کی ترسیل کا انتظام اولین موقع پر فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

داخلہ ایم فل و پی ایچ ڈی (مالیکیولر بیالوجی)

○ پنجاب یونیورسٹی میں قائم نیشنل سنٹر آف ایکسیلنس (Excellence) مالیکیولر بیالوجی نے ایم فل اور پی ایچ ڈی میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

شرائط داخلہ۔

1- کیمسٹری' بائیو کیمسٹری' زوآلوجی' باٹنی' بیالوجی' جنیٹکس (Genetics)' مائیکرو بیالوجی' پلانٹ بریڈنگ میں ایم ایس سی کرنے والے طلبہ داخلہ کے لئے درخواست دے سکتے ہیں۔

2- تعلیمی کیریئر میں کم از کم دو فرسٹ ڈویژن ہو۔ اور کسی میں بھی تھرڈ ڈویژن نہ ہو۔

3- مالیکیولر بیالوجی میں تدریس اور تحقیق کی طرف میلان ہو۔

4- 31- دسمبر 95ء تک زیادہ سے زیادہ عمر 30 سال ہو۔

5- داخلہ سے قبل ایک تحریری امتحان اور اس کے بعد انٹرویو ہوگا۔

درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 30- نومبر 95ء مقرر ہے۔

مزید تفصیلی معلومات کے لئے روزنامہ "پاکستان ٹائمز" 24- اکتوبر 95ء ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت تعلیم)

خوش قسمت وہ ہے جس کو ایمان کی دولت ملے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

28- اخاء 1374 ہش   28 - اکتوبر 1995ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں :-

○ اول ضروری ہے کہ انسان دیدہ دانستہ اپنے آپ کو گناہ کے گڑھے میں نہ ڈالے ورنہ وہ ضرور ہلاک ہو گا۔ جو شخص دیدہ دانستہ بد راہ اختیار کرتا ہے یا کنوئیں میں گرتا ہے اور زہر کھاتا ہے وہ یقیناً ہلاک ہو گا۔ ایسا شخص نہ دنیا کے نزدیک اور نہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابل رحم ٹھہر سکتا ہے اس لئے یہ ضروری اور بہت ضروری ہے خصوصاً ہماری جماعت کے لئے (جس کو اللہ تعالیٰ نمونہ کے طور پر انتخاب کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ آنے والی نسلوں کے لئے ایک نمونہ ٹھہرے) کہ جہاں تک ممکن ہے۔ بد صحبتوں اور بد عادتوں سے پرہیز کریں۔ اور اپنے آپ کو نیکی کی طرف لگائیں۔ اس مقصد کے حاصل کرنے کے واسطے جہاں تک تدبیر کا حق ہے تدبیر کرنی چاہئے اور کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرنا چاہئے۔

○ یاد رکھو تدبیر بھی ایک مخفی عبادت ہے اس کو حقیر مت سمجھو۔ اسی سے وہ راہ کھل جاتی ہے جو بدیوں سے نجات پانے کی راہ ہے۔ جو لوگ بدیوں سے بچنے کی تجویز اور تدبیر نہیں کرتے ہیں وہ گویا بدیوں پر راضی ہو جاتے ہیں اور اس طرح پر خدا تعالیٰ ان سے الگ ہو جاتا ہے۔

حواس ظاہری میں بھی معمر ہو کر بہت کچھ فتور پیدا ہو جاتا ہے۔ بعض اندھے ہو جاتے ہیں۔ بہرے ہو جاتے ہیں۔ چلنے پھرنے سے عاری ہو جاتے ہیں اور قسم قسم کی مصیبتوں اور دکھوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ غرض یہ زمانہ بھی بڑا ہی ردی زمانہ ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہی زمانہ ہے جو ان دونوں کے بیچ کا زمانہ ہے یعنی شباب کا جب انسان کوئی کام کر سکتا ہے' کیونکہ اس وقت قویٰ میں نشوونما ہوتا ہے اور طاقتیں آتی ہیں' لیکن یہی زمانہ ہے جبکہ نفس امّارہ ساتھ ہوتا ہے اور وہ اس پر مختلف رنگوں میں حملے کرتا ہے اور اپنے زیر اثر رکھنا چاہتا ہے۔ یہی زمانہ ہے جو مؤاخذہ کا زمانہ ہے اور خاتمہ بالخیر کے لئے کچھ کرنے کے دن بھی یہی ہیں' لیکن ایسی آفتوں میں گھرا ہوا ہے کہ اگر بڑی سعی نہ کی جاوے تو یہی زمانہ ہے جو جہنم میں لے جائے گا اور شقی بنا دے گا۔ ہاں اگر عمدگی اور ہوشیاری اور پوری احتیاط کے ساتھ اس زمانہ کو بسر کیا جاوے تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امید ہے کہ خاتمہ بالخیر ہو جاوے۔

○ خاتمہ بالخیر ایسا امر ہے کہ اس کی راہ میں بہت سے کانٹے ہیں۔ جب انسان دنیا میں آتا ہے تو کچھ زمانہ اس کا بے ہوشی میں گذر جاتا ہے۔ یہ بے ہوشی کا زمانہ وہ ہے جبکہ وہ بچہ ہوتا ہے اور اس کو دنیا اور اس کے حالات سے کوئی خبر نہیں ہوتی۔ اس کے بعد جب ہوش سنبھالتا ہے تو ایک ایسا زمانہ آتا ہے کہ وہ بے ہوشی تو نہیں ہوتی جو بچپن میں تھی۔ لیکن جوانی کی ایک مستی ہوتی ہے جو اس ہوش کے دنوں میں بھی بے ہوشی پیدا کر دیتی ہے اور کچھ ایسا از خود رفتہ ہو جاتا ہے کہ نفس امارہ غالب آجاتا ہے۔ اس کے بعد پھر تیسرا زمانہ آتا ہے کہ علم کے بعد پھر لاعلمی آجاتی ہے اور حواس میں اور دوسرے قویٰ میں فتور آنے لگتا ہے۔ یہ پیرانہ سالی کا زمانہ ہے۔ بہت سے لوگ اس زمانہ میں بالکل حواس باختہ ہو جاتے ہیں اور قویٰ بیکار ہو جاتے ہیں۔ اکثر لوگوں میں جنون کا مادہ پیدا ہو جاتا ہے۔ ایسے بہت سے خاندان ہیں کہ ان میں ساٹھ یا ستر سال کے بعد انسان کے حواس میں فتور آجاتا ہے۔ غرض اگر ایسا نہ بھی ہو تو بھی قویٰ کی کمزوری اور طاقتوں کے ضائع ہو جانے سے انسان ہوش میں بے ہوش ہوتا ہے اور ضعف و تکاہل اپنا اثر کرنے لگتا ہے۔ انسان کی عمر کی تقسیم انہیں تین زمانوں پر ہے اور یہ تینوں ہی خطرات اور مشکلات میں ہیں۔ پس اندازہ کرو کہ خاتمہ بالخیر کے لئے کس قدر مشکل مرحلہ ہے۔

مَیں غمِ دل کو چھپا کر مسکراتا جاؤں گا
خارِ زارِ زندگی کو یوں سجاتا جاؤں گا
پھیلنے دوں گا نہ مَیں افسردگی ماحول میں
نالہ و شیون کو بھی نغمہ بناتا جاؤں گا

ابو الاقبال

○

نہ کام آئے بشر کے جو بشر اچھا نہیں لگتا
سفر میں جیسے بے سایہ شجر اچھا نہیں لگتا

کسی کے گیسو و عارض نہ ہوں جلوہ فگن جب تک
ہمیں ہنگامۂ شام و سحر اچھا نہیں لگتا

مرے اُس کم سخن کو جا کے کوئی یہ تو سمجھا دے
محبّت میں کلامِ مختصر اچھا نہیں لگتا

مرے زخمِ جگر کو ہے تمنّائے نمک پاشی
رُفو کرنا اُسے اَے چارہ گر اچھا نہیں لگتا

کرم اے دیدۂ نمناک' اہلِ دل یہ کہتے ہیں
وہ دامن جو نہ ہو اشکوں سے تر اچھا نہیں لگتا

بہت خود سُر سہی سر دوش پر لیکن حقیقت ہے
نہ ہو جب تک فرازِ دار پر اچھا نہیں لگتا

تجھے اچھا نہیں لگتا اگر مَیں' تو برا کیا ہے
کسی کو بھی کوئی شوریدہ سُر اچھا نہیں لگتا

کہاں جائیں' کسے آواز دیں' کس سے مدد مانگیں
ترے در کے سوا اب کوئی در اچھا نہیں لگتا

مرے آقا نہ ہو جس راہ پر نقشِ قدم تیرا
مجھے اس راہ پر عزمِ سفر اچھا نہیں لگتا

ہجومِ بادہ خواروں میں نہ ہو لبریزِ مے جب تک
کوئی شیشہ مجُھے اَے شیشہ گر اچھا نہیں لگتا

کرم کا مُلتجی تجھ سے ترا محمود ہے یارب
ترا بندہ پھرے' اور دربدر' اچھا نہیں لگتا

ڈاکٹر محمود الحسن

قیمت	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ	روزنامہ الفضل ربوہ
2 روپے 50 پیسے		

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ نے احسان کرنے کا حکم دیا ہے

دوسروں کا محسن بننے سے جھگڑے آسانی سے طے ہو سکتے ہیں

اکثر جھگڑوں کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ فلاں نے ہم پر احسان کیوں نہ کیا

اپنے لئے احسان کا مطالبہ کرنا یہ احسان نہیں ڈاکہ ہے

(خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی 8- اگست 1919ء)

بہت سے جھگڑوں اور اختلافوں کی وجہ میں دیکھتا ہوں- (دین) کے احکام کی ناواقفی اور جہالت ہوتی ہے' بلکہ (ایمان والوں) کے تو تمام جھگڑے بلا استثناء اسی کے باعث ہوتے ہیں- اگر ان امور کو مد نظر رکھا جائے- جن کی نگہداشت اور جن کو مد نظر رکھنا (دین) نے ضروری قرار دیا ہے- تو (اہل ایمان) میں کوئی اختلاف نہ رہے- تمام جھگڑے اور تنازعات جو (اہل ایمان) میں پیدا ہوتے ہیں- ان کے دور کرنے کے متعلق کلّی طور پر ایک ہی علاج نہیں بتایا جا سکتا- کیونکہ ہزاروں احکام ہیں' جن کو لوگ توڑتے ہیں' لیکن ایک بات ہے اگر اس کو مد نظر رکھا جائے- تو بہت سے فساد مٹ سکتے ہیں- چونکہ جس قدر تنازعے ہوتے ہیں وہ سب کسی نہ کسی حکم کی خلاف ورزی کے باعث ہوتے ہیں- اس لئے کسی ایک خاص حکم کی خلاف ورزی کو ان سب کی وجہ قرار نہیں دیا جا سکتا- مگر ایک اصل ہے کہ اگر اس کو مد نظر رکھا جائے تو تمام اختلافات ایک دم میں طے ہو جائیں-

وہ اصل کیا ہے- وہ یہ حکم ہے کہ ہر ایک صاحب ایمان کا فرض ہے کہ اپنے آپ کو محسن بنانے کی کوشش کرے- چنانچہ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ (کلام الٰہی) میں فرماتا ہے (-) کہ اللہ تعالیٰ تمہیں عدل اور پھر احسان کا حکم دیتا ہے- پس احسان کرنا ایک حکم ہے- جو ہر ایک (صاحب ایمان) کو دیا گیا ہے-

اگر ہر ایک (صاحب ایمان) یہ سمجھ لے کہ مجھے محسن بننا ہے تو تمام جھگڑے بہت آسانی کے ساتھ طے ہو سکتے ہیں- کیونکہ سب کے سب جھگڑے اور فساد اسی حکم کے نہ سمجھنے کی وجہ سے رونما ہوتے ہیں-

اکثر لوگ چونکہ اس حکم کو اپنے لئے بھلا دیتے اور نظر انداز کر دیتے ہیں اور خیال کر لیتے ہیں کہ یہ دوسروں کے متعلق ہے- خود ان کے متعلق نہیں- اس لئے جھگڑے ہوتے ہیں- اگر تمام کے تمام لوگ اس کو یاد رکھیں تو میں نہیں سمجھ سکتا کہ پھر کوئی جھگڑا ہو- پس (احکام دینیہ) نے تمام جھگڑوں کے مٹانے کا گر بتا دیا اور وہ یہ کہ تم محسن بننے کی کوشش کرتے رہو- اور احسان فراموش نہ بنو- احسان فراموش نہ بننے سے میری یہ مراد نہیں کہ کسی کے احسان کو بھلا نہ دو- بلکہ یہ ہے کہ احسان کرنا نہ بھول جاؤ- کیونکہ عموماً تنازعے اسی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں- مثلاً ایک شخص کہتا ہے- میں نے فلاں سے زیادہ چیز مانگی تھی' مگر اس نے میرا کچھ لحاظ نہ کیا- حالانکہ میں اس کا بھائی تھا- کیا ہوتا اگر وہ مجھ پر احسان کرنے کے لئے تھوڑی سی قربانی کر دیتا- حالانکہ یہ کہنے والے کو سوچنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ نے احسان کرنے کا جو حکم دیا ہے- اس کا بجالانا صرف دوسرے کے لئے ہی نہیں- بلکہ خود اس کے لئے بھی ہے- وہ خود کیوں اس پر عمل نہیں کرتا- اور کیوں بجائے زیادہ چیز مانگنے کے دینے والے پر احسان کرتا ہوا کم نہیں لے لیتا- اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ اس حکم پر عمل کرنا دوسرے کے لئے فرض سمجھتا ہے اور اپنے آپ کو اس سے آزاد قرار دیتا ہے- اس سے تنازع پیدا ہو جاتا ہے پس ہمیشہ جب آپس میں اختلاف ہوتا ہے- تو اس کی وجہ تلاش کرنے سے یہی معلوم ہوتی ہے کہ ایک دوسرے کے متعلق کہتا ہے کہ اس نے یوں کیوں نہ کر دیا- ایک بیمار ہوتا ہے اور ڈاکٹر کے پاس آدھی رات کے وقت جاتا ہے- اگر ڈاکٹر اس وقت اسے نہ ملے تو وہ شکایت کرتا ہے کہ کیوں رات کے وقت ڈاکٹر نے اسے دوائی نہ دی- اور اگر دوائی دے- تو کہتا ہے- مفت دوا نہیں دے دی- مگر ہم کہتے ہیں کہ احسان کا حکم تو اس کو بھی تھا- اس نے کیوں رات کو ڈاکٹر کو تکلیف دینے کی بجائے تھوڑی دیر صبر سے کام نہ لیا اور تکلیف کو برداشت کرکے صبح کا انتظار نہ کیا- پھر کیوں اس نے چار آنے کی بجائے آٹھ آنے نہیں دیدئے- اگر ڈاکٹر کسی مجبوری کی وجہ سے رات کو نہ مل سکا- تو وہ تو مطعون ہو جائے- اور یہ جس نے اپنے متعلق خدا کے حکم کو بے قدری سے دیکھا- کیوں الزام کے نیچے نہ آئے- پھر ایک شخص تاجر کے پاس جاتا ہے اور اس سے کسی مال میں رعایت مانگتا ہے- اگر وہ نہ دے- تو کہتا ہے- دیکھو جی وہ میرا ہم مذہب تھا- اس نے مجھ سے بھی کچھ رعایت نہ کی- پھر قرض لیا ہو تو اس کے مطالبہ پر کہتا ہے- میں اس سے فلاں چیز ادھار لایا تھا- اس کے دام ایک مہینہ تک تو اس نے نہیں مانگے' لیکن دوسرے مہینہ پیچھے ہی پڑ گیا- ہم کیا کھا جاتے' آخر دے ہی دیتے- یہ کیوں کہتا ہے- اس لئے کہ وہ چاہتا ہے کہ دوکاندار اس پر احسان کرتا- مگر وہ یہ بھول جاتا ہے کہ اس کو خود بھی تو احسان کا حکم تھا- اس نے کیوں نہیں دو مہینہ پہلے ہی تاجر کو روپے دے دیئے تھے کہ وہ اپنے کام میں صرف کر لیتا- اور جب اس کو ضرورت ہوتی اس سے مال خرید لیتا- اگر تم ایسا نہیں کرتے تو اگر دوکاندار سودا دے کر ایک ذرا بھی دام لینے میں خاموشی اختیار کرتا ہے- تو وہ تم پر احسان کرتا ہے- اور تمہارا محسن ہے- کیونکہ اگر وہ اسی وقت قیمت مانگتا- جبکہ اس نے مال تمہارے حوالہ کیا- تو اس کا حق تھا- پس اگر ایک شخص قرض دے کر ایک دن دو دن یا ہفتہ خاموش رہتا ہے- اور پھر مطالبہ کرتا ہے تو اس نے کوئی بدسلوکی نہیں کی- بلکہ جس قدر وہ کر سکتا تھا- اس نے احسان کیا ہے- اور احسان کرنا اسی کا کام نہیں- بلکہ تمہارا بھی ہے- کہ جس طرح اس سے مال لے کر روپیہ بعد میں دینا چاہتے ہو- اسی طرح اسے بھی پیشگی روپیہ دیا دیا کرو- پس اگر کوئی دوکاندار مال دے کر ایک مہینہ تک کچھ نہیں طلب کرتا تو اس نے احسان کا معاملہ کیا ہے- مگر خریدنے والے نے اس کے ساتھ بھائیوں والا معاملہ نہیں کیا کہ جب اس سے مطالبہ کیا گیا- تو جھگڑنے لگ گیا- اگر یہ بھی بھائیوں والا معاملہ کرتا تو کوئی جھگڑا اور فساد نہ ہوتا اور یہ کوئی وجہ نہیں کہ ایک شخص اپنا حق طلب کرے تو دوسرا اس سے لڑنے بیٹھ جائے- دیکھو اگر ایک فقیر کچھ مانگے- اور کچھ دینے پر وہ زیادہ لینے کے لئے اصرار کرے- تو دینے والا کہتا ہے- بھئی تمہارا کچھ حق تو نہ تھا- جتنا مجھے دینا تھا- دیدیا- ایسے موقع پر تو یہ بات یاد آجاتی ہے کہ کسی حق کی بنا پر ہی رعایت کا مطالبہ ہو سکتا ہے' لیکن تاجر کے مطالبہ پر اور حق بجانب مطالبہ پر کہا جاتا ہے کہ اس نے مجھے اور زیادہ رعایت کیوں نہ دی- اور احسان نہ کیا- اس وقت یاد نہیں رہتا کہ میرا تاجر پر کیا حق ہے کہ رعایت اور احسان چاہتا ہوں-

تو یہ عجیب لڑائی ہوتی ہے- (کلام الٰہی) نے اس قسم کی لڑائیوں سے بچنے کا یہ اصل بتا دیا ہے کہ تم محسن بنو- پس ایک شخص جو دوسرے سے اس لئے لڑنے بیٹھتا ہے کہ اس نے مجھ پر کیوں احسان نہیں کیا- وہ خود اس پر احسان نہیں کرتا- وہ اس لئے ناراض ہوتا ہے کہ دوکاندار نے اس کو زیادہ چیز کیوں نہیں دی- ہم کہتے ہیں کہ اس نے دوکاندار سے کم کیوں نہ لے لی- کہا جاتا ہے- دیکھو جی فلاں دوکاندار کیسا کورا آدمی ہے کہ ایک روپیہ کی دال یا چاول لئے تھے- ایک دانہ زیادہ نہ ڈالا- ہم کہتے ہیں لینے والے نے کچھ کم کیوں نہ لے لی- اگر سیر کا بھاؤ تھا تو پونا سیر کیوں نہ لے لیا- اسی طرح کپڑا خریدنے جاتے ہیں اور خواہش کرتے ہیں کہ دو انگشت زیادہ پھاڑنا- مگر یہ نہیں کہتے کہ گز سے کچھ کم کر دینا-

غرض جتنے جھگڑوں کو میں نے دیکھا ہے چھ سال سے ذمہ داری کے طور پر اور اس سے پہلے ایک ساتھی اور بھائی کے طور پر ان میں ننانوے فی صدی جھگڑوں کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ فلاں نے ہم پر احسان کیوں نہ کیا اور ایک دوسرے سے احسان کا خواہاں ہوتا ہے خود محسن بننا نہیں چاہتا-

پھر سب سے بڑی طوطا چشمی تو یہ ہے کہ (دین حق) کے حکم کا دوسرے سے مطالبہ کیا جائے اور دوسرے سے چاہا جائے کہ وہ اس پر احسان کرے- مگر خود اس پر احسان نہ کیا جائے- دراصل اپنے لئے احسان کا مطالبہ کرنا یہ احسان نہیں بلکہ ڈاکہ ہے کیونکہ اپنے نفس کے لئے خود مطالبہ کرنا احسان نہیں ہوتا- ہاں تیسرا شخص کہہ سکتا ہے کہ احسان کرو' یہ نہیں کہ خود ایک انسان کہے کہ مجھ پر احسان کرو- تو لینے والے کا حق نہیں کہ وہ احسان کا مطالبہ کرے' بلکہ (صاحب ایمان) کے لئے تو یہ حکم ہے کہ وہ دوسرے پر احسان کرے- دوسرے سے اپنے لئے احسان کا مطالبہ کرنا تو سوال ہے' اور (صاحب ایمان) کے لئے سوال کرنا ممنوع ہے- صحابہؓ کرام کی شان اسی قسم کے واقعات سے معلوم ہوتی ہے کہ ایک شخص رسول کریم ﷺ کے پاس آیا- اور اس نے آپؐ سے سوال کیا- آپؐ نے پورا کر دیا پھر آیا اور سوال کیا پھر آپؐ نے پورا کر دیا- اسی طرح کئی دفعہ ہوا- آخر آپؐ نے فرمایا' کیا میں تمہیں وہ چیز دوں- جو تمہیں دین و دنیا میں غنی کر دے- اور وہ یہ ہے کہ آئندہ کے لئے سوال کرنا چھوڑ دو- اس نے عرض کیا کہ حضورؐ بس اب کبھی سوال نہیں کروں گا- ایک جنگ کے موقع پر یہی صحابیؓ گھوڑے پر سوار تھے کہ ان کے ہاتھ

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

ورزش کے شعبہ کو مفید بلکہ مفید تر بنایا جائے

انسانی صحت دماغ پر خاص اثر کرتی ہے۔ ہزاروں کام دنیا کے ایسے ہیں جو صحت جسمانی سے تعلق رکھتے ہیں۔ گو وہ دین کا حصہ نہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ خالص دماغی کام انسان چارپائی پر لیٹے ہوئے بھی کر سکتا ہے لیکن بعض قسم کی صحت کی خرابی دماغ کے اندر بھی خرابی کر دیتی ہے۔ ہر انسان ایسا نہیں ہوتا کہ بیماری کی حالت میں بھی اس کا دماغ کام کر رہا ہو۔ یہ ایک باریک مضمون ہے اور اس کے بیان کا یہاں موقع نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جو حقیقی صحت ہوتی ہے وہ جسم کے اعضاء کی بیماریوں کے ساتھ اتنا تعلق نہیں رکھتی جس قدر کہ اس کی اندرونی طاقتوں کے ساتھ۔ انسانی جسم کی طاقت دو قسم کی ہوتی ہے ایک اعضاء کی ظاہری بیماری۔ اور ایک جسم کی قوت برداشت یا حقیقی صحت۔ کبھی کبھی یہ قوت برداشت قدرتی طور پر اتنی زبردست ہوتی ہے کہ ظاہری بیماریاں آکر بھی اسے توڑ نہیں سکتیں۔ ایسی صورت میں انسانی دماغ ہر حالت میں کام کر سکتا ہے۔ مگر بعض حالات میں قوت برداشت بھی کمزور ہو جاتی ہے۔ اور ظاہر عوارض بھی لگے ہوتے ہیں۔ ایسا انسان بیماری کے ساتھ دماغی قابلیت بھی کھوتا چلا جاتا ہے عام قانون یہی ہے کہ جو اوسط درجہ کی قوت برداشت کا انسان ہو اس کی خرابی صحت کے ساتھ دماغ پر برا اثر ضرور پڑتا ہے۔ کم سے کم سستی۔ کسل اور ہمت کی کمی ضرور پیدا ہو جاتی ہے۔ اور کسل اور سستی اور ہمت کی کمی بھی ایسے امور ہیں کہ اگر کسی قوم میں پیدا ہو جائیں۔ تو خطرناک نتائج ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ یہ بات ظاہر ہی ہے۔ کہ خواہ قوت برداشت کیسی ہو۔ بیماری میں انسان بعض کام نہیں کر سکتا۔ مثلاً اگر نظر کمزور ہو۔ تو خواہ دماغی قابلیت کتنی ہی زبردست کیوں نہ ہو۔ انسان لڑائی کے قابل نہیں ہوتا۔ اور وہ فوج میں بھرتی کے لئے موزوں نہیں سمجھا جاتا کیونکہ فوج کے لئے جس قسم کی قوت کی ضرورت ہے۔ وہ اسے حاصل نہیں ہوتی۔ اور یہ ایک ایسی بات ہے جس کا خصوصاً بچپن میں لحاظ رکھنا نہایت ضروری ہوتا ہے۔

ورزشوں کی عادت جو ڈالی جاتی ہے۔ وہ اسی لئے ہوتی ہے کہ انسان کے جسم میں چستی اور پھرتی پیدا ہو۔ اور اس کے اعضاء درست رہیں۔ اور اس کی ہمت بڑھے ورزش سے پسینہ آتا ہے۔ جس سے بہت سے زہر دور ہوتے ہیں۔ اور اس لئے ورزش کو نظر انداز کر کے کلی طور پر بچہ کو دماغی کام میں لگانا دماغ کو کمزور کرنے کا موجب ہوتا ہے بچپن میں کھیل کود اور ورزش انسان کی فطرت میں اسی لئے رکھی گئی ہے تاکہ اس کی جسمانی قوت برداشت بڑھ جائے۔(-)

خدام الاحمدیہ کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ بچوں کے کھیل کود کے زمانہ کو وہ زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کی کوشش کریں۔ اور کوشش کریں۔ کہ کھیلیں ایسی ہوں۔ کہ جو نہ صرف جسمانی قوتوں کو بلکہ ذہنی قوتوں کو بھی فائدہ پہنچانے والی ہوں۔ اور آئندہ زندگی میں بھی بچہ ان سے فائدہ اٹھا سکے۔ ان میں تین باتوں کا خیال رکھا جائے۔ ایک تو جسم کو فائدہ پہنچے دوسرے ذہن کو فائدہ پہنچے۔ اور تیسرے وہ آئندہ زندگی میں ان کے کام آسکیں۔ جس کھیل میں یہ تینوں باتیں ہوں گی۔ وہ کھیل کھیل ہی نہیں۔ بلکہ اعلیٰ درجہ کی تعلیم بھی ہو گی۔ اور وہ طالب علم کے لئے ایسی ہی ضروری ہو گی۔ جیسی کتابیں جب میں یہ کہتا ہوں۔ کہ کھیلیں ایسی ہوں۔ جو ذہنی تربیت کے لئے مفید ہوں۔ تو میرا مطلب یہ ہے۔ کہ ان کے ساتھ بچوں کی دلچسپی بھی قائم رہے یہ نہیں ہونا چاہئے۔ کہ وہ ایک فلسفہ بن جائے۔ اور بچوں کو زبردستی کھلانی پڑیں۔ ایسی کھیل ذہنی نشوونما کا موجب نہیں ہو سکتی۔ اور نہ ہی جسم اس سے پورا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ میں نے بارہا اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ یہ کام نہایت آسانی سے کیا جا سکتا ہے اور ورزش کے شعبہ کو مفید بلکہ مفید ترین بنایا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس میں تین باتوں کا خیال رکھا جائے ایک تو یہ کہ وہ آئندہ زندگی میں بھی مفید ثابت ہونے والی ہوں۔ نہ صرف بچپن میں بلکہ بڑے ہو کر بھی فائدہ دینے والی ہوں۔ بچپن میں کھیل کا جو فائدہ ہوتا ہے وہ بھی حاصل ہو۔ جسم بھی مضبوط ہو۔ اور ذہن بھی ترقی کرے۔(-)

بچوں کو ایسی کھیلیں کھلائی جائیں جن سے ان کا جسم بھی مضبوط ہو۔ ذہن بھی ترقی کرے۔ اور پھر وہ آئندہ زندگی کے لئے سبق آموز بھی ہوں۔ مثلاً میں نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بھی بتایا تھا۔ کہ تیرنا ہے۔ یہ کھیل کی کھیل ہے۔ اس میں مقابلے کرائے جائیں۔ تو بہت دلچسپی پیدا ہو سکتی ہے۔ غوطہ زنی میں لوگ مقابلے کرتے ہیں۔ اور ایسی دلچسپی پیدا ہوتی ہے۔ کہ مقابلہ کرنے والے اس وقت یہی سمجھتے ہیں۔ کہ گویا زندگی کا مقصد یہی ہے۔ بچوں کے لئے تیرنا بھی ایسی ہی دلچسپی کا موجب ہو سکتا ہے۔ جیسا فٹ بال کرکٹ یا ہاکی وغیرہ اور پھر یہ ان کے لئے آئندہ زندگی میں مفید بھی ہو سکتا ہے۔ کبھی کشتی میں آدمی سفر کر رہا ہو۔ کشتی ڈوب جائے۔ تو وہ اپنی جان بچا سکتا ہے۔ یا کنارے پر بیٹھا کوئی کام کر رہا ہو۔ اور کوئی ڈوبنے لگے تو اسے بچا سکتا ہے۔ تو تیرنا صرف اس زمانہ کے لئے کھیل ہی نہیں بلکہ آئندہ زندگی میں اسے فائدہ دینے والی چیز ہے۔ وہ بحری فوج میں آسانی سے داخل ہو سکتا ہے۔ جہاز رانی میں اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے گویا یہ تمام عمر میں اسے فائدہ پہنچانے والا ہنر ہے۔ اور اس لئے ایسی کھیل کے بجائے جو صرف بچپن میں کھیل کے ہی کام آئے۔ یہ ایک ایسی کھیل ہے۔ جو ساری عمر اس کے کام آسکتی ہے۔ اسی طرح تیراندازی ہے۔ غلیل چلانا ہے۔ اس سے ورزش بھی ہوتی ہے۔ بچے شکار کے لئے باہر جاتے ہیں۔ اور دور نکل جاتے ہیں۔ اور اس طرح تازہ ہوا بھی کھاتے ہیں۔ بدن بھی مضبوط ہوتا ہے۔ غلیل چلانے سے جسم میں طاقت آتی ہے۔ اس کے مقابلے کرائے جاسکتے ہیں۔ کہ کون زیادہ دور تیر پھینکتا ہے۔ یا غلیلہ پھینک سکتا ہے۔ غلیل جتنی زیادہ سخت ہو مگر لچکنے والی ہو۔ اتنا ہی غلیلہ زیادہ دور جاتا ہے۔ مگر اسے لچکانے کے لئے طاقت ضروری ہوتی ہے۔ جتنا کوئی زیادہ مضبوط ہو۔ اتنا ہی زیادہ دور غلیلہ پھینک سکتا ہے۔ کیونکہ وہ اتنا ہی غلیل کو زیادہ کھینچ کر لچکا سکتا ہے۔ یہ چیز ورزش کا بھی موجب ہے۔ شکار کے لئے زیادہ چلنا پڑتا ہے۔ اور پھر یہ ساری عمر کام آتی ہے۔ غلیل چلانے والی بندوق کا نشانہ بندوق پکڑتے ہی سیکھ سکتا ہے۔ ہم بچپن میں غلیل چلایا کرتے تھے اور مجھے یاد نہیں کہ کسی نے کبھی مجھے بندوق کا نشانہ سکھایا ہو۔ پہلی دفعہ شیخ عبدالرحیم صاحب کہیں سے بندوق مانگ کر لائے۔ میں اس وقت بہت چھوٹا تھا۔ اور وہ پہلا نشانہ تھا۔ انہوں نے پیچھے سے پکڑ رکھا۔ اور میں نے بندوق چلائی۔ گو میں خود بھی گر پڑا۔ مگر جس جانور کا نشانہ کیا تھا۔ وہ بھی گر گیا۔ ادھر میں گرا۔ اور ادھر وہ۔ میں نے دیکھا ہے بعض لوگ جو سپاہیوں میں بھرتی ہوتے ہیں۔ وہ مدتوں اس وجہ سے افسروں کی گھرکیاں کھاتے ہیں۔ کہ ٹھیک نشانہ نہیں کر سکتے۔ اور اس کی وجہ یہی ہوتی ہے۔ کہ بچپن میں کوئی ایسا کام نہیں کیا ہوتا کہ نشانہ کی مشق ہو سکے۔ اگر بچپن میں تیر یا غلیلہ چلانے کی مشق ہو۔ تو جب بھی بندوق چلانے لگیں۔ فوراً نشانہ درست ہو سکتا ہے۔ اور پھر اس سے بچپن میں صحت بھی درست ہو سکتی ہے۔ اچھی ہوا سے تروتازگی بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ ذہنوں میں بھی روشنی پیدا ہو سکتی ہے۔ اور پھر بڑے ہو کر یہی کھیل ان کے لئے ہنر ثابت ہو سکتا ہے۔ اس طرح دوڑنا ہے۔ جو اپنی ذات میں بہت دلچسپ کھیل ہے اس کے بھی مقابلے کرائے جاتے ہیں۔ جن سے لاتوں کو بڑا فائدہ ہوتا ہے۔ لوگ ایسی ورزشیں کرتے ہیں۔ کہ جن سے جسم کا ایک حصہ تو مضبوط ہوتا ہے۔ مگر باقی کمزور ہو جاتے ہیں۔ لیکن دوڑنا لاتوں کے لئے بھی مفید ہے۔ اور پیٹ کے لئے بھی۔ جو لوگ دوڑنے کے عادی ہوں ان کا پیٹ نہیں بڑھتا۔ یہ کھیل بھی ہے۔ اور آئندہ زندگی میں بھی بڑے کام کی چیز ہے۔ اگر انسان سپاہی ہو تو دشمن کے تعاقب کے لئے یا اگر کسی وقت پیچھے ہٹنا پڑے تو اپنی جان بچانے کے کام آسکتا ہے۔ آئے دن ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ کہ چور مال لے کر بھاگ جاتے ہیں۔ کیونکہ ان کو بھاگنے کی مشق ہوتی ہے۔ مگر گاؤں والے ہانپتے ہوئے پیچھے رہ جاتے ہیں کیونکہ ان کو مشق نہیں ہوتی۔ اگر بھاگنے کی مشق ہو تو چوروں کو پکڑ سکتے ہیں۔ اسی طرح بیسیوں مواقع زندگی میں ایسے آتے ہیں۔ کہ اگر انسان کو بھاگنے کی مشق ہو تو کام سدھر جاتے ہیں۔ اسی طرح اور بیسیوں ایسی کھیلیں ہیں جو مفید ہو سکتی ہیں دو تین روز ہوئے بورڈنگ ہائی سکول میں ایک جلسہ ہوا تھا جس میں میں نے ایسی کھیلیں تفصیل سے بیان کی تھیں۔ جن سے ذہنی ترقی کا کام لیا جا سکتا ہے۔ اور وہ کھیلوں کا کام بھی دے سکتی ہیں۔ اور پھر آئندہ زندگی میں بھی مفید ہو سکتی ہیں اس وقت میں وہ ساری تو بیان نہیں کر سکتا۔ صرف مثال کے طور پر چند ایک بیان کر دیتا ہوں۔ مثلاً میں نے بتایا تھا۔ کہ ہمارے ملک میں بعض ایسی کھیلیں ہیں جو ذہنی ترقی کے لئے مفید ہو سکتی ہیں۔ مگر ان سے پورا فائدہ نہیں اٹھایا جاتا۔ بچپن میں ایک کھیل یہ کھیلی جاتی ہے کہ ایک بچہ آنکھیں بند کر کے بیٹھ جاتا ہے۔ لاتیں لمبی کر لیتا ہے۔ ایک اس کے پیچھے بیٹھ کر اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیتا ہے۔ پھر ایک ایک کر کے دوسرے لڑکے اس کی ٹانگوں پر سے گزرتے ہیں۔ اور پیچھے بیٹھنے والا پوچھتا ہے کہ کون گزرا۔ اسے اجازت نہیں ہوتی کہ گزرنے والے کے جسم کو ہاتھ لگائے۔ صرف لباس کی آواز سے وہ پہچانتا ہے کہ کون گزرا اگر وہ ٹھیک بتادے تو کامیاب سمجھا جاتا ہے۔ اور دوسرا ہار جاتا ہے۔ اس کھیل سے شنوائی کی طاقت اور توجہ کا مادہ بڑھتا ہے۔ یہ کھیل چھوٹے بچوں کی ہے۔ مگر اسے بنانے والے نے اس میں بہت حکمت رکھی ہے۔ جس کے کان عادی ہو جائیں۔ کہ کپڑے کی آواز سے آدمی کو پہچان لے۔ یا خیال سے معلوم کرے۔ کہ کون گزرا ہے۔ تو وہ پولیس اور سکاؤٹ میں کتنا مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ ایسا شخص اگر پولیس میں جائے گا۔ تو یقیناً بہت ترقی کرے گا پھر ایک کھیل یہ ہوتا ہے۔ کہ پیچھے سے آکر آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیا۔ جس کی آنکھیں اس طرح بند کر دی جائیں۔ اس کا حق ہوتا ہے کہ پہچانے اور ہاتھ کو ہاتھ لگا کر پہچانے اس طرح ہاتھوں کے لمس سے پہچاننے کی مشق ہوتی ہے۔ یہ کھیل رسول کریم ﷺ سے بھی ثابت ہے۔ حدیث میں آتا ہے۔ کہ ایک صحابی بہت بدصورت اور کریہہ المنظر تھے۔ قد چھوٹا تھا۔ اور جسم پر بال بڑے بڑے تھے۔ ایک دفعہ وہ بازار میں مزدوری کر رہے تھے پسینہ بہہ رہا تھا۔ اور گرمی کی وجہ سے سخت گھبرائے ہوئے تھے۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ ابھی لڑ

باقی صفحہ 5 پر

یاد رفتگان .... احمدی بیگم لاہور

محترمہ صاحبزادی امتہ السلام بیگم صاحبہ

محترمہ صاحبزادی امتہ السلام بیگم صاحبہ بنت حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب کی بہو اور صاحبزادہ مرزا رشید احمد صاحب کی بیگم تھیں۔ جہاں آپ کو قدرت نے کئی خوبیاں عطا کی تھیں وہاں آپ کی ذات کو یہ شرف بھی حاصل تھا کہ حضرت بانی سلسلہ کے پوتے پوتیوں میں صرف آپ کو حضرت بانی سلسلہ کی گود میں کھیلنے کی برکت ملی تھی۔ چنانچہ حضرت امام ثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے جب اپنے سات بچوں کی آمین والی نظم لکھی تو اس میں تبرکاً صاحبزادی امتہ السلام بیگم صاحبہ کا نام پہلے شامل فرمایا اس آمین کا پہلا شعر یہ ہے۔

سلام اللہ کی پہلی عنائت
.... نے جسے بخشی تھی برکت

میں اس بابرکت وجود کو اپنے بچپن سے ہی اشتیاق بھری نظروں سے دیکھا کرتی تھی مگر بوجہ عمر کے تفاوت کے بات چیت میں جھجک رہتی تھی۔ جب پاکستان معرض وجود میں آیا تو ہم دہلی سے کراچی بوجہ سرکاری ملازمت کے منتقل ہوئے اس وقت میرے تین ننھے بچے تھے اور اب بچپن کی جھجک احترام میں بدل گئی تھی۔ میری رہائش گاہ جیکب لائنز میں تھی۔ کافی عرصہ بعد صاحبزادی صاحبہ کے بارے میں علم ہوا کہ آپ شکار پور کالونی میں رہائش پذیر ہیں جو جیکب لائنز کے قریب تھی مگر ہمارا ملنا لجنہ کے اجلاسوں۔ جمعہ اور مختلف اجتماعات میں ہوتا پھر جب آپ کو میرے گھر کا علم ہوا تو کبھی کبھار آپ میرے ہاں تشریف لے آتیں۔ ایسا بھی ہوتا رہا کہ ہم دونوں ایک نئے کھلے اسٹور پر خریداری کے لئے بھی اکٹھی چلی جاتیں اور یوں ایک دوسرے سے ہم بے تکلف تو ہوگئیں مگر اس "برکت" والے وجود کا احترام ہمیشہ میرے دل میں قائم رہا۔ آپ بہت باوقار۔ کم گو۔ مگر نہایت خوش طبع تھیں آپ کی طبیعت کی سادگی سے یہ تاثر ملتا کہ آپ کو گردوپیش کی حرکات و سکنات کا کوئی خاص پتہ نہیں چلتا۔ مگر ایک روز جبکہ دن کے گیارہ بجے ہوں گے اور میں آستینیں چڑھائے گھر کے کام کاج میں خوب مصروف دوڑی بھاگی پھر رہی تھی کہ باہر کے برآمدے میں کھلنے والے کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی۔ میں نے شیشوں میں سے دیکھا تو صاحبزادی صاحبہ جن کو ہم آپا امتہ السلام کہا کرتے تھے کھڑی تھیں میں نے جلدی سے دروازہ کھولا اور آپ کو اندر تشریف لانے کے لئے کہا تو آپ نے کہا نہیں اس وقت میں بیٹھوں گی نہیں میاں صاحب نے مجھے گھر اتار کر اپنے کام پر جانا ہے۔ ہم بندر روڈ سے گذر رہے تھے تو مجھے آپ کا خیال آگیا اور میں نے ان سے کہا کہ دو منٹ کے لئے مجھے ادھر لے چلیں۔ میں اس لئے آئی ہوں کہ آپ کو لجنہ اور گھر کے کام کرتے دیکھ کر میرا دل چاہتا ہے کہ میں بھی ایسی ہو جاؤں مگر صحت کی خرابی مانع رہتی ہے میں آپ کے لئے بہت دعا کرتی ہوں مگر آج یہ کہنے آئی ہوں کہ آپ کے جسم کا بھی آپ پر حق ہے وہ بھی ادا کیا کریں۔ اس کے مطابق آپ دن میں تھوڑا سا ٹائم اپنے لئے آرام کا ضرور رکھیں اس طرح لمبا عرصہ خدمت کی توفیق ملتی ہے؟ یہ کہہ کر آپ نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا "اچھا تو اب میں چلتی ہوں" آپا امتہ السلام بیگم صاحبہ یہ کہہ کر رخصت ہوگئیں اور میں کھڑی حیرت زدہ نظروں سے ان کی گاڑی کو جاتے دیکھتی رہی اور سوچتی رہی کہ یہ کم گو اور سادگی کا مجسمہ اس قدر ذہین اور صاحب بصیرت ہے کہ مجھ ایسی کو کہ جس کی کچھ بھی تو نسبت آپ سے نہیں ہو سکتی اس قدر نوازش کے قابل سمجھا کہ کم وقت سے بھی میرے لئے وقت نکال کر مجھے بابرکت ارشاد سنا گئیں۔ میں دروازہ بند کرکے باہر کے برآمدے میں آگئی مگر مجھے محسوس ہو رہا تھا کہ گویا کام کا ایک جذبہ تازہ میرے جسم میں سرایت کر گیا اور میں خدا کی پاکیزگی بیان کرتے ہوئے اپنے کام میں لگ گئی۔ اگر ہماری لجنہ کی عہدہ داران نئی نسل کی عہدہ داروں کو ایسی توجہ اور شفقت دیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہماری ہونہار نوجوان ممبرات کے خدمت کے لئے اٹھے ہوئے قدم کسی بھی وقت رک سکیں۔

بقیہ صفحہ 3

سے کوڑا گر گیا۔ ایک دوسرے شخص نے چاہا کہ اٹھا کر پکڑا دے۔ مگر انہوں نے اس کو قسم دی کہ نہ پکڑانا۔ کیونکہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر اقرار کرچکا ہوں کہ کبھی سوال نہ کروں گا۔ چنانچہ وہ خود گھوڑے سے اترے اور کوڑا اٹھا کر پھر سوار ہوگئے۔ اگرچہ یہ سوال نہ تھا۔ مگر چونکہ اس میں بھی ایک صورت سوال پیدا ہو جاتی تھی۔ اس لئے اس سے بھی اجتناب کیا۔ پس جو شخص معاملہ میں زیادہ چاہتا ہے وہ سوال کرتا ہے۔ عورتوں کو دیکھا جاتا کہ کوئی عورت سودا لائے تو خریدنے والیاں ضرور زیادہ مانگتی ہیں۔ اور کچھ نہ کچھ لے ہی لیتی ہیں خواہ ایک گندل ہو یا ایک گاجر ہی ہو۔ اگر ایسا نہ کریں۔ تو گویا ان کا شوق پورا نہیں ہوتا۔ اسی طرح اور معاملات میں ہوتا ہے۔ کپڑے لینے والا ایک گرہ زیادہ کا طالب ہو کر ممنون احسان بننا چاہتا ہے لیکن کم لے کر محسن بننا نہیں چاہتا۔ پس کل اختلاف کی بنا یہی ہوتی ہے۔ ایسا شخص (دین حق) کی ہتک کرتا ہے جو خود کہتا ہے کہ مجھ پر احسان کرو۔ حالانکہ یہ اس کا حق نہیں قاضی کا ہے کہ وہ کہے تم فلاں پر احسان کرو۔ اسی طرح جھگڑوں کو طوالت ہوتی ہے۔ اگر ہر ایک فریق یہ کوشش کرے کہ وہ خود محسن بنے۔ تو کوئی جھگڑا نہ ہو۔ اور پھر ایک تیسرا شخص دونوں کو احسان کا مشورہ دے۔ جو خود طالب احسان ہوتا ہے وہ برا کرتا ہے۔ اگر اس طرح ہو کہ لوگ خود نہ کہیں بلکہ دوسرا کہے تو اول تو اختلاف ہی نہ ہوں اور اگر ہوں تو منٹوں میں فیصلہ ہو جائے۔

پس میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ (-) اللہ تعالیٰ احسان کرنے کا حکم دیتا ہے۔ تم محسن بنو۔ اور جب تم محسن بنو گے تو تمہارے جھگڑے دور ہو جائیں گے۔ اور اگر ہوں گے۔ تو پھر تمہیں ججوں اور قاضیوں اور امیروں کے پاس جانے کی ضرورت ہی نہ رہے گی۔ خود ہی فیصلے ہو جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو اپنے فرائض کے سمجھنے کی توفیق دے۔ اور آپ میں ایسا اتفاق و اتحاد پیدا کرے جس کی نظیر دنیا کی اور قوموں میں تو کیا' اللہ تعالیٰ کی پہلی مقبول قوموں میں پائی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین

(الفضل 22۔ اگست 1919ء)

بقیہ صفحہ 4

پڑیں گے پیچھے سے رسول کریم ﷺ آئے۔ آپؐ کو ان کی حالت پر رحم آیا۔ اور ان کی دلجوئی کرنا چاہی۔ اور ان کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیئے۔ جس کے معنے یہ تھے۔ کہ بتاؤ کون ہے انہوں نے ہاتھ پر ہاتھ پھیرا۔ رسول کریم ﷺ کا جسم بہت نرم تھا اس لئے وہ پہچان گئے۔ اور مذاق کے لئے آپؐ کے جسم مبارک کے ساتھ اپنا پسینہ والا جسم ملنے لگے۔ اور کہا۔ یا رسول اللہؐ ۔ میں نے پہچان لیا ہے۔

یہ کھیل بھی درحقیقت اپنے اندر ایک عمدہ مشق رکھتی ہے۔ بشرطیکہ بچوں کو عمدگی سے کھلائی جائے۔ اور کوشش کی جائے۔ کہ پورا پورا فائدہ حاصل ہو۔ یہ کھیلیں ایسی ہیں۔ کہ ان سے اتنی مشق ہو جاتی ہے۔ کہ انسان بڑے بڑے کمالات ظاہر کر سکتا ہے۔ میں نے پہلے بھی کئی بار بتایا ہے۔ کہ امریکہ کی ایک قوم ہے۔ جسے ریڈ انڈین یعنی سرخ ہندوستانی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ جب یورپ والے پہلے پہل امریکہ گئے۔ تو ان کا خیال تھا۔ کہ ہندوستان یہی ہے۔ بعد میں معلوم ہوا۔ کہ ہندوستان اور ہے ان لوگوں کا رنگ سرخی مائل ہوتا ہے اس لئے ان کو ریڈ انڈین کہتے ہیں۔ انہوں نے کانوں کی مشق میں بہت کمال حاصل کیا ہوتا ہے۔ لوگ پہلے زمانہ میں ان کو مزدوری پر جنگلوں میں راہ نمائی کے لئے لے جاتے تھے یا جب چور یا ڈاکو لوٹ مار کرکے بھاگتے تھے۔ تو ان میں سے کسی کو لالچ دے کر ساتھ لے جاتے تھے۔ اور جنگل میں چھپ جاتے تھے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ وہ لوگ زمین پر کان لگا کر دو تین میل کے فاصلہ پر سے بتا دیتے تھے۔ کہ گھوڑے فلاں جہت سے دوڑے آرہے ہیں۔ اور یہ کوئی معجزہ نہیں۔ نہ ہی وہ کوئی غیر معمولی انسان ہوتے تھے۔ بلکہ یہ صرف مشق کی بات ہے۔ اس قوم نے کانوں کی مشق سے ایسے اصول دریافت کر لئے ہیں۔ کہ ایسی باتیں معلوم کر لیتے ہیں۔ جو دوسروں کو معلوم نہیں ہو سکتیں۔ اور اس طرح چور یا ڈاکو ان کی اطلاع پر وہاں سے بھاگ کر دوسری جا چھپتے۔ اگر آنکھوں سے دیکھ کر چھپنے کی کوشش کی جائے۔ تو بچنا محال ہو جاتا ہے۔ کیونکہ سوار پکڑ سکتے ہیں۔ مگر جب وہ تین میل کے فاصلہ پر سے ہی اطلاع مل جائے۔ تو ان کے وہاں پہنچنے تک وہ آگے نکل کر جا سکتے ہیں اس طرح زبان۔ ناک۔ ہاتھ اور کان کی مشق بہت کام آنے والی چیزیں ہیں۔ ان سے ذہانت میں بھی ترقی ہوتی ہے۔ ذہانت حواس خمسہ کی تیزی کا نام ہے۔ اور حواس کی تیزی کے لئے ایسی کھیلیں ایجاد کی جا سکتی ہیں۔ بلکہ ہمارے بزرگوں نے ایجاد کی ہوئی ہیں۔ جو کھیل کی کھیل ہیں۔ اور آئندہ زندگی کے فوائد بھی ان میں مخفی ہیں۔

خدام الاحمدیہ کو چاہئے کہ اس بات کو اپنی سکیم میں شامل کریں اور جماعت میں ان کو رائج کریں۔

میں نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بھی کہا تھا۔ کہ جماعت ورزش جسمانی کی طرف خاص طور پر زور دے۔ اور اب میں یہ کام بھی خدام الاحمدیہ کے سپرد کرتا ہوں۔ کیونکہ یہ نوجوانوں سے تعلق رکھتا ہے۔ پس خدام الاحمدیہ اسے قادیان میں بھی اور باہر بھی شروع کریں۔ مجھ سے مشورہ کرکے وہ ایسی سکیمیں تیار کر سکتے ہیں۔ کہ جن کے ذریعہ ایسی کھیلیں جماعت میں جاری کی جا سکیں۔ جو آئندہ زندگی میں کام آنے والی ہوں۔

(الفضل 28۔ مارچ 1939ء)

انسان کی عمر کے کئی حصے ہوتے ہیں اور ہر ایک حصہ میں کئی قسم کے گناہ ہوتے ہیں مثلاً ایک حصہ جوانی کا ہوتا ہے جس میں اس کے حسب حال جذبات کسل و غفلت ہوتی ہے۔ پھر دوسری عمر کا ایک حصہ ہوتا ہے جس میں دغا' فریب' ریاکاری اور مختلف قسم کے گناہ ہوتے ہیں۔ غرض عمر کا ہر ایک حصہ اپنی طرز کے گناہ رکھتا ہے۔

پس یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے توبہ کا دروازہ کھلا رکھا ہے اور وہ توبہ کرنے والے کے گناہ بخش دیتا ہے اور توبہ کے ذریعہ انسان پھر اپنے رب سے صلح کر سکتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

ایڈز کی تباہ کاریاں

دنیا بھر میں ایڈز کے سب سے زیادہ مریض بھارت میں ہیں۔ ان کی تعداد 16۔ لاکھ سے زائد ہے عالمی ادارہ صحت نے اعداد و شمار جاری کئے ہیں ان میں بتایا گیا ہے کہ ایڈز کے مریضوں میں عالمی سطح پر بھارت سرفہرست ہے۔ وائس آف امریکہ نے بتایا ہے کہ بھارت میں روسی ماہرین مقامی اور ملک گیر سطح پر تیزی سے ایڈز کے پھیلاؤ کو روکنے کی کوششیں کر رہے ہیں۔

بھارت کی وزارت صحت نے بھی ایڈز پر قابو پانے والے شعبے کی ایک رپورٹ میں خطرے کی گھنٹی بجانے والے اعداد و شمار کا ذکر کیا گیا ہے۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق ایڈز میں مبتلا ہونے والوں کی تعداد گذشتہ چھ مہینوں میں تقریباً دوگنی ہو چکی ہے۔ ہر ایسے ایک ہزار افراد میں سے جن کی سکریننگ کی گئی 5 افراد میں ایڈز کے اثرات موجود تھے۔ اس خطرناک صورت حال کے باوجود بھارت میں ایڈز کو روکنے کی کوئی ٹھوس مہم شروع نہیں کی گئی۔

دوسری طرف افریقہ کے ملکوں میں ایڈز بڑی تیزی سے پھیل رہی ہے۔ افریقہ کے ایک چھوٹے سے ملک زمبابوے کے وزیر صحت نے بتایا کہ آئندہ ڈیڑھ سال میں زمبابوے کے ایک لاکھ افراد ایڈز سے ہلاک ہو جائیں گے۔ یہ تعداد پوری آبادی کا ایک فیصد ہے۔ ملک کی کل آبادی صرف ایک کروڑ ہے۔

زمبابوے کے وزیر صحت مسٹر توتھی پیٹ نے بتایا ہے کہ میں خوانخواہ خوف و ہراس نہیں پھیلا رہا بلکہ جو کہہ رہا ہوں وہ ایک حقیقت ہے کہ ایک لاکھ سے زائد افراد آئندہ اٹھارہ ماہ میں ایڈز کا شکار ہو کر زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ ہمارے ہسپتالوں کے مردہ خانے پہلے ہی ایڈز کا نشانہ بننے والوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ بعض جگہوں پر تو مرنے والوں کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ ایک ہی ٹرے میں اوپر نیچے دو تین میتیں رکھنا پڑتی ہیں۔

وزیر صحت نے بتایا کہ زمبابوے میں ایڈز کا شکار ہونے والوں کی شرح دنیا بھر میں سب سے زیادہ ہے۔ انہوں نے ملک کے روایتی حکیموں اور ویدوں کے اس دعوے کو نری بکواس قرار دیا کہ انہوں نے جڑی بوٹیوں سے ایڈز کا علاج دریافت کر لیا ہے۔

OOO

سری لنکا میں خانہ جنگی

سری لنکا میں تامل اقلیت کے خلاف سنہالیز فوجوں کی اب تک کسی شدید ترین کارروائی کے دوران 200 افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ یہ شدید جنگ سری لنکا کی فوج اور تامل باغیوں کے درمیان شمالی جافنا میں ہوئی جس میں 73 سنہالی شہریوں سمیت کل 200۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ سری لنکا کی فوج کے ترجمان سراتھ موناسنگھ نے بتایا ہے کہ باغیوں کے خلاف فوج کی یہ کارروائی جافنا پر قبضے تک جاری رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ تاملوں کے گڑھ جافنا پر قبضہ لازمی طور پر کیا جائے گا۔

ترجمان نے بتایا کہ موجودہ اقدام باغیوں کے خلاف اب تک کئے جانے والے فوجی اقدامات میں سب سے بڑی کارروائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تامل شہری بے قصور شہریوں کو قتل کر کے ہماری پیش قدمی نہیں روک سکتے۔

باغیوں کے خلاف موجودہ فوجی اقدام کے دوران سری لنکا کی فوج نے دست بدست لڑائی کے بعد جافنا سے آٹھ کلومیٹر دور اچھیلو نامی قصبہ چھین لیا ہے کارروائی کے دوران ہلاک ہونے والوں میں 106 تامل باغی اور 14 فوجی ہیں۔ جبکہ جزیرے کے مشرق میں تاملوں نے 73 سنہالی باشندوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ ترجمان نے کہا کہ حکومت باغیوں کی تشدد آمیز کارروائیوں کو ختم کرنے کا تہیہ کر چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سری لنکا کی فوج جافنا کے شہریوں کو تامل باغیوں کے ظالمانہ تسلط سے نجات دلانے کا عزم کئے ہوئے ہے اور اس کام کو ادھورا نہیں چھوڑا جائے گا۔

وائس آف امریکہ کے مطابق مشرقی سری لنکا میں تامل ٹائیگرز نے سنہالیوں کے 3 دیہات پر حملہ کر کے 46۔ افراد کو برچھیاں مار مار کر ہلاک کر دیا۔

OOO

الجزائر میں صدارتی مہم

گذشتہ 3 سال میں الجزائر کے دو صدروں سمیت 30 ہزار افراد اس خانہ جنگی کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں جو اسلامی عسکریت پسندوں اور حکومت کے درمیان جاری ہے۔ اب حکومت نے الجزائر میں صدارتی انتخابات کرانے کا اعلان کیا ہے جو نومبر میں ہوں گے۔ انتخابی مہم سخت خوف و ہراس کے عالم میں ہو رہی ہے۔ مسلم عسکریت پسندوں نے اعلان کیا ہے کہ اس انتخاب میں حصہ لینے والوں کو زندہ نہیں چھوڑا جائے گا۔ اس لئے حصے لینے والے اپنی ذمہ داری پر ایسا کریں۔ ایک صدارتی امیدوار پہلے ہی عسکریت پسندوں کا نشانہ بن چکا ہے۔

الجزائر وہ واحد ملک ہے جہاں مسلمان بنیاد پرست انتخاب جیتنے میں کامیاب ہو گئے تھے کہ انتخاب کے ایک مرحلے کے بعد حکومت نے فوج کے ایماء پر انتخابات کالعدم قرار دے دیئے۔

اس کے بعد مسلم عسکریت پسندوں نے ہتھیار اٹھا لئے اور حکومت کے حامی افراد کو اپنا نشانہ بنانا شروع کر دیا۔ اس میں غیر ملکی بھی شامل تھے۔ حکومت نے بھی بڑی سختی سے جواب دیا اور ابھی حال ہی میں حکومت نے 200 کے قریب اور بعض اطلاعات کے مطابق 500 مسلمان عسکریت پسندوں کو ایک مقابلے میں موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اس انتخاب کے نتیجہ میں اور کتنی جانیں موت کی نذر ہوں گی اس کے بارے میں یہی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ خون خرابے کا ایک نیا دور شروع ہو گا۔

OOO

جموں و کشمیر میں انتخابات

بھارتی حکومت بار بار اعلان کر کے مقبوضہ کشمیر میں انتخابات کو ملتوی کر چکی ہے۔ مگر بھارتی آئین کے مطابق ایک مدت سے زیادہ کسی صوبے کو بغیر انتخابات کے نہیں رکھا جا سکتا۔ مقبوضہ کشمیر کے مجاہدین نے ان انتخابات کو ناکام بنانے کا تہیہ کر رکھا ہے تاکہ دنیا پر یہ واضح ہو جائے کہ مقبوضہ کشمیر میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ عوامی رائے کے خلاف ہے۔ مجاہدین کے سامنے اس کا ایک آسان رستہ یہ تھا کہ انتخابات میں حصہ لینے والے کسی ایک امیدوار کو قتل کر دیا جائے اس کے نتیجے میں اس حلقہ میں انتخابات ملتوی ہو جاتا۔ اس طرح سے بہت سے حلقوں میں انتخابات ملتوی کر کے انتخابات کو ناکام بنایا جا سکتا ہے۔ مگر اب بھارتی صدر شنکر دیال شرمانے جموں و کشمیر عوامی نمائندگی کے ایکٹ میں ایک بنیادی ترمیم کی منظوری دی ہے اور اس کے تحت اگر کسی حلقے میں کوئی امیدوار ہلاک ہو جائے تو انتخاب ملتوی نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ انتخابی عمل جاری رہے گا بھارتی کابینہ نے حال ہی میں اس ترمیم کی منظوری کی سفارش کی تھی۔

دیکھنا ہے کہ اب مجاہدین کشمیر انتخابات کو ناکام بنانے کا کون سا نیا طریقہ اختیار کرتے ہیں۔

OOO

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 30250 میں فضل قادر صاحب ولد چوہدری محمد الدین صاحب قوم آرائیں پیشہ کاشتکاری عمر 53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 29/1 دارالصدر شمالی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-7-7 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زرعی زمین واقع چک متھ ومہ ربوہ برقبہ 22 کنال مالیتی چار لاکھ ستائیس ہزار روپے (2) مکان نمبر 29/1 واقع دارالصدر شمالی ربوہ برقبہ 32 کے 1/4 حصہ کا مالک ہوں مالیتی تین لاکھ پچاس ہزار روپے (3) ٹریکٹر مشترکہ مع متفرق سامان مالیتی تین لاکھ روپے کا 1/2 حصہ (4) اور نقد رقم ایک لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ ایک لاکھ آٹھ ہزار روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد فضل قادر 29/1 دارالصدر شمالی ربوہ گواہ شد نمبر1 نور احمد عابد وصیت نمبر 12531 گواہ شد نمبر2 محمد اکرم خالد وصیت نمبر 24122-3/15 دارالصدر غربی ربوہ

مسل نمبر 30251 میں مسرور احمد ساجد ولد فضل کریم قمر قوم کھرل پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریا ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-4-12 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مسرور احمد ساجد 5/37 فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر1 احمد محمد احسن وصیت نمبر 27848 فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر2 فضل کریم والد موصی زعیم انصار اللہ۔

مسل نمبر 30252 میں علم بی بی بیوہ چوہدری محمد طفیل قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 14/2 دارالبرکات ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-7-24 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) ترکہ خاوند مکان سے حصہ پانچ ہزار چھ سو پچیس روپے (2) بھائیوں کی طرف سے دو کنال زمین جو فروخت شدہ نقد بینک میں چالیس ہزار روپے (3) طلائی ڈنڈیاں وزنی ایک تولہ مالیتی چار ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 255 روپے ماہوار بصورت فیملی پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ علم بی بی 14/2 دارالبرکات ربوہ گواہ شد نمبر1 مرزا بشیر احمد صاحب کارکن دفتر الوصیت گواہ شد نمبر2 چوہدری عطاء الرحمان محمود پسر موصیہ۔

مسل نمبر 30253 میں انیس احمد محمود ولد شریف احمد صاحب قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی حال دفتر وقف جدید بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-7-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -730 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد انیس احمد محمود لیاقت مارکیٹ کراچی حال دفتر وقف جدید ربوہ گواہ شد نمبر1 چوہدری صلاح الدین وصیت نمبر 4889 گواہ شد نمبر2 نسیم احمد مربی سلسلہ وصیت نمبر 25389۔

مسل نمبر 30254 میں رانا فضل محمد ولد رانا حکیم فتح محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ڈاکٹر عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-6-28 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) فلیٹ نمبر f-S عسکری اپارٹمنٹ III کراچی صدر مالیتی بارہ لاکھ روپے (2) پلاٹ نمبر C-143 فیز II برقبہ ایک کنال ڈیفنس سوسائٹی لاہور پانچ لاکھ روپے (3) پلاٹ نمبر1-12-E/168 برقبہ 356 مربع گز اسلام آباد مالیتی چار لاکھ روپے کل جائیداد مالیتی اکیس لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ چھ ہزار روپے ماہوار بصورت پنشن و پریکٹس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد رانا فضل محمد F-S عسکری III اپارٹمنٹ کراچی صدر گواہ شد نمبر1 چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی گواہ شد نمبر2 نور احمد شمس ولد چوہدری عزیز احمد C/O کارڈ نمبر 86 شیرٹن ہوٹل کراچی نمبر4۔

مجالس موصیان

○ ہر اس جماعت میں جہاں تین یا اس سے زائد موصی افراد ہوں ایک مجلس موصیان قائم کی جائے

(مجلس کارپرداز)

ایک ضروری درخواست

○ مکرم مرزا نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

والد محترم حضرت مرزا محمد حسین صاحب ابن محترم حضرت مولوی اسماعیل صاحب ترگڑی والے (رفقائے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) اور اسی طرح ہماری والدہ صاحبہ محترمہ جوامتہ الحفیظ پٹھانی صاحبہ کے نام سے معروف تھیں کے حالات زندگی اور ان کی سیرۃ کے واقعات جمع کرنے مقصود ہیں۔

جماعت کے متعدد احباب و خواتین ان دونوں بزرگوں سے متعارف ہیں اسی طرح بعض احباب ہمارے دادا جان جو پنجابی کی مشہور منظوم تصنیف کی وجہ سے جماعت میں بہت معروف ہیں کو بھی جانتے ہوں گے اور بعض احباب ہمارے نانا جان محترم حضرت مولوی سید غلام محمد صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ جو کہ از شاگرد ابن حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب (قربان راہ حق) کابل تھے سے بھی واقف ہوں گے۔ نیز ہمارے تایا جان محترم حضرت ڈاکٹر مرزا عبدالکریم صاحب رفیق بانی سلسلہ احمدیہ کو جاننے والے بھی متعدد احباب بفضلہ تعالیٰ موجود ہیں۔ جملہ احباب سے مودبانہ درخواست ہے کہ اگر کسی کو ہمارے ان بزرگوں میں سے کسی ایک کے متعلق کوئی حالات یا ان کی سیرۃ کا کوئی پہلو یا ان کی کسی دعا کی قبولیت کا کوئی واقعہ معلوم ہو تو وہ اس پر ایک نوٹ تحریر فرما کر خاکسار کو ارسال فرما دیں۔ خاکسار ان کا بے حد ممنون ہوگا۔

مرزا نصیر احمد

A-5 تحریک جدید کوارٹرز- ربوہ

Rabwah-35460

یورپ یا انگلستان وغیرہ سے کوئی دوست لکھنا چاہیں تو وہ مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوا سکتے ہیں۔

Mr. N. A. Mirza 46- Victoria St., Gillingham - Kent ME7 U.K.

درخواست دعا

○ مکرم جلال الدین شاد صاحب ناظم ضلع انصار اللہ سیالکوٹ لکھتے ہیں۔

مکرم چوہدری حمید احمد صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ ربوہ جاتے ہوئے کار کے حادثے میں شدید زخمی ہو گئے ہیں بازو اور ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ جانے کے باعث شالامار ہسپتال لاہور میں داخل ہیں بازو کا اپریشن ہو گیا ہے اور ٹانگ کا اپریشن ہفتے کے بعد ہوگا۔ احباب جماعت سے مکرم چوہدری صاحب کی کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دار الضیافت حضرت صاحب کے منصوبہ "کفالت یکصد یتامیٰ" کے بارے میں ضروری اعلانات

(1) امانت یکصد یتامیٰ جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپیہ سے ایک ہزار روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کیے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

(2) مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثاء توجہ فرماویں حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دار الضیافت، ربوہ)

گاڑیوں کے اوقات

سرگودھا کی طرف جانے والی گاڑیاں

	آمد ربوہ
1- فیصل آباد-لالہ موسیٰ	6-01
2- کراچی - سرگودھا (سپر ایکسپریس)	11-12
3- کراچی - پشاور (جناب ایکسپریس)	19-00
4- لاہور- سرگودھا	19-22
5- لاہور- ماڑی انڈس	22-36

چک جھمرہ کی طرف جانے والی گاڑیاں

	آمد ربوہ
1- ماڑی انڈس-لاہور	1-19
2- سرگودھا-لاہور	6-06
3- پشاور - کراچی (چناب ایکسپریس)	10-07
4- سرگودھا - کراچی (سپر ایکسپریس)	17-57
5- لالہ موسیٰ- فیصل آباد	18-33

بقیہ صفحہ 1

کاٹ لیتا ہے۔ یہ ایک مضمون ہے جو ایک سیدھے رستے پر رواں ہے اس میں کوئی اشتباہ نہیں۔ آگے جا کر اس لڑکے یا اس لڑکی کی شادی ہو جاتی ہے۔ اگر لڑکے کی شادی ہوئی ہے تو ایک بیوی جو کسی کی بیٹی ہے اس کے گھر میں آتی ہے اور وہ بیوی اپنے سارے رحمی رشتوں کو ساتھ لے کر آتی ہے ان کو چھوڑ کر نہیں آتی اور یہاں دو رحموں سے پیوست ہو جاتے ہیں۔ ایک باپ کے ماں باپ کے رحمی تعلقات دوسرے لڑکی کے ماں باپ کے رحمی تعلقات اور وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ Bondage اختیار کر لیتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں ذمہ داریاں دگنی ہو جاتی ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ (کلام الٰہی) کی وہ آیات آنحضرت ﷺ نے اختیار فرمائیں جہاں خصوصیت سے رحمی رشتے کا بھی ذکر ہے اور تقویٰ کی تکرار موجود ہے چار آیتوں میں سے دو ایسی ہیں جن میں دو دفعہ تقویٰ تقویٰ کا ذکر ملتا ہے۔ اب دو دفعہ تقویٰ اس لئے بھی کہا ہے کہ اس مضمون پر زور دیا جائے اور توجہ دلائی جائے کہ بہت تقویٰ کی ضرورت ہے، رشتے بن رہے ہیں اور کئی قسم کے خطرات بھی رشتوں کے ساتھ وابستہ ہوتے ہیں جیسا کہ قطع رحمی کا ایک خطرہ ہے۔ اس لئے وہ آیتیں اختیار فرمائی گئی ہیں جن میں دہرا دہرا تقویٰ کا ذکر ہے مگر ایک اور مضمون بھی ہے کہ چونکہ دو رشتے ہیں، دو رحم مل رہے ہیں، رحمی سلسلے مل رہے ہیں، اس لئے جیسے یوں کہا جائے کہ دیکھو تم بھی تقویٰ اختیار کرو، تم بھی تقویٰ اختیار کرو، تم بھی تقویٰ اختیار کرو تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے یہ تکرار ان دونوں کو خصوصیت سے مخاطب کرنے کے لئے کی گئی ہے اور دونوں تقویٰ دونوں میں سے ہر ایک پر چسپاں ہوتے ہیں (از خطبہ 7- اپریل 1995ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 26- اکتوبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 19 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 30 درجے سنٹی گریڈ

○ امریکی ایوان اور سینٹ کی کانفرنس کمیٹی نے براؤن ترمیم کی منظوری دے دی ہے۔ اس کے نتیجے میں پاکستان کو امریکہ سے 36 کروڑ 80 لاکھ ڈالر کا فوجی سازو سامان مل جائے گا۔ پاکستان کو دیئے جانے والے ایف 16- طیارے کسی تیسرے ملک کو فروخت کرکے رقم ادا کی جائے گی۔ 29- ارکان پر مشتمل امریکی کانگرس کے پینل نے بھاری اکثریت سے منظوری دے دی۔ پینل میں شامل مخالف ارکان نے تین بار اسلحہ کی فراہمی رکوانے کی کوشش کی مگر ناکام ہو گئے۔

○ کراچی میں فائرنگ اور پولیس مقابلے میں 3 دہشت گردوں سمیت 7- افراد ہلاک ہو گئے۔ رینجرز کی موبائل فورس پر بھی حملہ کیا گیا۔ دو دہشت گرد اورنگی ٹاؤن میں مارے گئے۔ جبکہ ان کے چار ساتھی بچ نکلے انہوں نے ایک گاڑی چھین کر پولیس پر فائرنگ کر دی۔ جوابی فائرنگ سے مزید ایک شخص ہلاک ہو گیا۔ گاڑی سے تین لاشیں ملیں۔

○ حکومت نے پاک آرمی کے سربراہ جنرل عبدالوحید سمیت تمام فوجی سربراہوں کی مدت ملازمت ایک سال بڑھانے کا فیصلہ کر لیا ہے باقاعدہ نوٹیفکیشن نومبر کے پہلے ہفتے میں جاری کر دیا جائے گا۔ نئے فیصلے کے تحت تینوں مسلح افواج کے سربراہوں کی مدت ملازمت تین سال کی بجائے چار سال ہو گی۔ صدر لغاری نے جنرل وحید کو 7- اکتوبر کے روز اس فیصلے سے آگاہ کر دیا تھا۔

○ فلسطینی تنظیم آزادی کے سربراہ یاسر عرفات نے کہا ہے کہ پاکستان کا اسرائیل سے کوئی جھگڑا نہیں۔ مذاکرات کرکے صلح کر لے۔ پاکستان کو اسرائیل کے ساتھ ڈیڈلاک ختم کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ سابق صدر ضیاء الحق افغانوں کو دینے کے لئے اسرائیل سے اسلحہ خریدتے رہے اگر اسرائیل کے ساتھ اسلحہ کی تجارت ہو سکتی ہے تو مذاکرات کیوں نہیں ہو سکتے۔ انہوں نے کہا کہ میں کشمیریوں کے حق خود ارادیت کی حمایت کرتا ہوں۔ ذرائع نے بتایا ہے کہ مسٹر یاسر عرفات نے بے نظیر کو کولمبیا کانفرنس میں اسرائیل کو تسلیم کرنے سے روکا مگر یہودیوں کے دباؤ پر 36 گھنٹے بعد موقف تبدیل کر لیا۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار محمد عارف خان نکئی نے کلرکوں سے مذاکرات کئے اور ان کے صوبائی مطالبات تسلیم کر لئے اس پر کلرکوں نے اپنی احتجاجی مہم ختم کرنے کا اعلان کر دیا وزیر اعلیٰ نے کلرک فاؤنڈیشن کے قیام اور میڈیکل الاؤنس میں 30 روپے اضافہ کے علاوہ دیگر مطالبات بھی منظور کئے اور باقی مطالبات پر ہمدردانہ غور کا وعدہ کیا وزیر اعلیٰ نے کہا کہ کلرکوں کو وزیر اعظم کے حکم پر ریلیف دیا گیا ہے۔ دیگر مطالبات بھی پورے کئے جائیں گے۔

○ کابل پر طالبان کا ایک بڑا حملہ صدر ربانی کی فوجوں نے پسپا کر دیا طالبان کو شدید جانی نقصان اٹھانا پڑا۔ یہ حملہ جنوب مشرق کی سمت سے کیا گیا تھا۔ طالبان ملیشیا نے کابل ائرپورٹ پر دوسرے دن بھی راکٹوں سے حملہ کیا۔ سرکاری فوج نے بتایا ہے کہ وہ اب بامیان کی طرف پیش قدمی کر رہی ہے۔

○ حکومت نے کویت سے بھاری مقدار میں تیل منگوالیا ہے۔ دعویٰ کیا گیا ہے کہ اب تیل کی ستیابی کی صورت حال بہتر ہو گئی ہے۔ حکومت نے متعلقہ اداروں کو ہدایت کی ہے کہ صارفین کو تیل کی فراہمی میں کسی قسم کا خلل نہ ڈالا جائے۔

○ نواز شریف کے خلاف ایک مقدمے کی سماعت کے دوران ان کے وکیل نے بنچ میں شامل ایک ایڈہاک جج کی شمولیت پر اعتراض کیا اور چیف جسٹس سے رجوع کرنے کی مہلت حاصل کر لی۔ مسٹر نواز شریف کے وکیل چوہدری فاروق نے کہا کہ میں ایڈہاک جج کا احترام کرتا ہوں لیکن انہیں حلف اٹھائے صرف دس روز ہوئے ہیں۔ کسی مستقل جج کو فل بنچ میں شامل کیا جائے تو بہتر ہو گا۔

○ براؤن ترمیم کی منظوری پر بھارت نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے اسلحہ کی دوڑ شروع ہو جائے گی۔ پاکستان کو اسلحہ کی فراہمی پر بھارتی تشویش کو اہمیت نہ دینے پر بھارت کو سخت مایوسی ہوئی ہے۔

○ ملی یکجہتی کونسل میں شامل مختلف علماء نے گورنر ہاؤس میں دیوالی کا تہوار منائے جانے پر گورنر ہاؤس کے سامنے احتجاجی مظاہرہ کیا اور نعرہ بازی کی۔ علماء نے کہا کہ ہندو کشمیر میں مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیل رہا ہے۔ اور ہم ان کے تہوار منا رہے ہیں۔ علماء گورنر سروپ کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں۔

○ کالا باغ ڈیم کی تعمیر کے لئے بے نظیر کی ہدایت پر بجلی و پانی کے وزیر ملک غلام مصطفیٰ کھر چاروں صوبوں کو منائیں گے۔ وفاقی وزیر ڈیم کی تعمیر کے لئے سیاستدانوں کو بھی قائل کریں گے۔ اتفاق رائے کی صورت میں فوری تعمیر شروع کی جاسکتی ہے۔

○ پاکستان نے اپنی تاریخ میں پہلی بار 18- لاکھ ٹن چاول برآمد کرکے 21- ارب روپے زرمبادلہ کمایا۔ اس میں سے بارہ لاکھ ٹن نجی شعبہ نے اور 6- لاکھ ٹن سرکاری شعبہ نے برآمد کیا۔

○ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ گرفتار فوجی افسران کی "سازش" پر شبہات بڑھ رہے ہیں۔ حالیہ برسوں میں پاکستانی فوج میں خاصی تبدیلیاں آئی ہیں افسروں کی اکثریت کا تعلق اب متوسط طبقے سے ہے جبکہ اس سے قبل بڑے زمینداروں اور بیوروکریٹوں سے بیشتر افسران کا تعلق ہوتا تھا۔

ربوہ میں بجلی بند رہے گی

○ مورخہ 95-10-28 بروز ہفتہ صبح 8 بجے تا 2 بجے تک ربوہ میں بجلی بند رہے گی۔

(واپڈا)

پاک گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب
فون: 643

اٹھرا کی کامیاب امراض علاجگاہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
کا مشہور دواخانہ
پنڈی بائی پاس جی. ٹی روڈ گوجرانوالہ
فون: 0431-254534 فیکس: 0431-219065

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت 9000 ڈش 8 فٹ بمعہ مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن
21- ہال روڈ لاہور
فون: 7125089 - 7226508
7355422 - 7235175

ہر قسم کی غیر ملکی کرنسی سے متعلق لین دین کا با اعتماد ادارہ
SPECIALISED IN FOREIGN EXCHANGE BUSSINESS
T. M. FOREIGN EXCHANGE CENTRE
329-G PANORAMA CENTRE, THE MALL LAHORE (PAK)
TEL. (92-42) 6368656, 6368389, 6369064, 303235

اعتماد کا نام
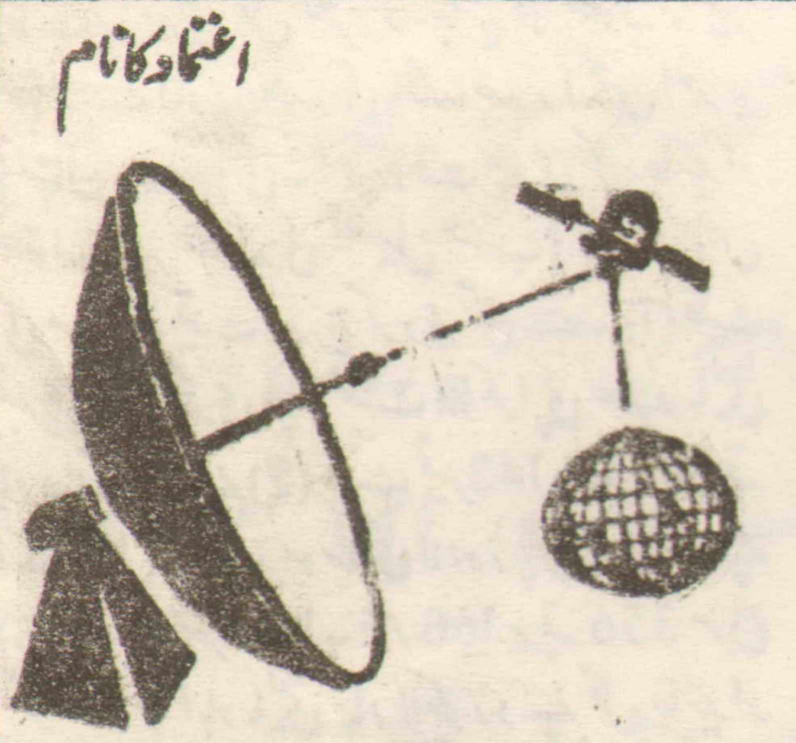
بہترین میٹریل اور شاندار رزلٹ کیلئے
الطاہر سیٹلائٹ سسٹم
اقصیٰ روڈ بوٹا مارکیٹ ربوہ
فون: EX: 211806

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں • کیڈمیم کیساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات۔
• زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی۔
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: میاں نسیم احمد طاہر
میاں وسیم احمد
فون: دوکان: 837 گھر: 212175

تریاق اٹھرا 20/- 40/- 200/-
نورِ نظر کورس 625/-
اکسیر معدہ 10/- 20/-
قندِ شفاء 2/- 15/-
زوجامِ عشق 30 گولی 350/-
خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ
فون: 04524-211538